قرآنی تعلیمات اور بائبل کے روشنی میں نزول عیسیٰ علیہ السلام: ایک تقابلی مطالعہ

The Descent of the Prophet Isa A.S in the Light of Quran and Bible (A Comparative Study)

ڈاکٹر ضیاء الرحمن[i] ڈاکٹر سمیع الحق[ii]

Abstract:

The article draws a comparative sketch of the texts of the Holly Quran and Bible on the matter of the descent of the second last prophet Isa A.S. as to the point of his descent, the two-holly texts agree. But there are many points of difference as the Quran asserts his descent on the earth to be the second one, while the Bible proclaims his upcoming descent to be the third one. Similarly, the Quran declares his ascension to the skies on the will of Allah, but the Bible added to it that he has (معاذ اللہ) shared the rule with Almighty Allah. After a sketch of comparison on different points, the research reaches to the conclusion that the Islamic version of the standpoint is valid and appeals to mind and the New Testament has no clear ground on its stance.

Keywords: *Ascension, Descension, Quran, Bible Isa. A.S.*

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں نزول عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہ اولوالعزم پیغمبر ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے بقیدِ حیات ملاء اعلیٰ کی طرف اٹھایا ہے۔ اس پر سورۃ آل عمران اور سورۃ نساء کی آیات شاہد ہیں۔

قیامت کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ نزول ہوگا تو آپؑ حضور ﷺ کی امتی کے حیثیت سے اس دنیا میں تشریف لائینگے اور آپ کی موت سے پہلے تمام اہل کتاب آپ پر ایمان لائینگے۔ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا [(1)]

"اور کوئی اہل کتاب نہیں ہوگا مگر ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا۔ اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے"۔

تفسیر ابن کثیر میں اس کی تفسیر یوں بیان کی گئی ہیں۔

---

i۔ لیکچرار شعبہ اسلامیات، شہید بنظیر بھٹو یونیورسٹی شرینگل۔

ii۔ صدر شعبہ اسلامیات، شہید بنظیر بھٹو یونیورسٹی شرینگل۔

قبل موتھایقبلموتعیسیٰ یعنی حضرت عیسیٰؑ کی موت سے پہلے یعنی جب حضرت عیسیٰؑ دجال کے قتل کرنے کے لیے دوبارہ زمین پر آئیں گے تمام مذاہب اس وقت اٹھ جائیں گے اور صرف ملتِ اسلامیہ رہ جائے گی جو اصل میں ابراہیم حنیف کی ملت ہے۔

حافظ ابن کثیرؒ نے ذکر شدہ آیت کے ضمن میں صحابہؓ اور تابعین سے تین آراء نقل کی ہیں۔ پہلی رائے کے مطابق آیت میں بہ اور موتہ کی ضمائر کا مرجع حضرت عیسیٰؑ ہیں یعنی حضرت عیسیٰ اہل کتاب پر جو کچھ انہوں نے کیا آپ کی موجودگی میں رفع سے پہلے اور نزول کے بعد موجودگی میں قیامت کے دن گواہ ہوں گے۔ یہ قول ابن عباسؓ اور ابو مالکؒ وغیرہ کا ہے۔

دوسری رائے کے مطابق موتہ میں ضمیر کا مرجع اہل کتاب ہے اس رائے کے مطابق ہر کتابی اپنی موت سے پہلے عیسیٰؑ پر ایمان لائے گا۔ چونکہ حالتِ نزع میں اس پر حق و باطل واضح ہو جاتا ہے۔ یہ قول مجاہدؒ وغیرہ کا ہیں۔

تیسری رائے کے مطابق بہ کی ضمیر کا مرجع حضور ﷺ اور موتہ کی ضمیر کا مرجع اہل کتاب (کتابی) ہے۔ اسی رائے کے مطابق ہر کتابی اپنی موت سے پہلے حضور ﷺ پر ایمان لائے گا۔ یہ قول علماء سلف میں سے صرف عکرمہؒ کا ہے۔

علامہ ابن کثیرؒ کے نزدیک پہلی رائے زیادہ راجح ہے۔ لہٰذا راجح قول کے مطابق ہر اہل کتاب (کتابی خاص کر یہود) آپ (عیسیٰؑ) کے مرنے سے پہلے آپ ﷺ پر ایمان لائیں گے۔ اسی آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و نزول ثابت ہوتی ہے۔[(2)]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا تذکرہ سورۃ الزخرف میں بھی ہوا ہے۔ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ[(3)]

"اور وہ قیامت کی نشانی ہیں۔ تو (کہہ دو کہ لوگو) اس میں شک نہ کرو اور میرے پیچھے چلو۔ یہی سیدھا رستہ ہے ۔"

یہاں پر وَاِنہٗ میں ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰؑ ہے۔ آیت کے مطابق حضرت عیسیٰ کا نزول قیامت کی علامت ہے۔

بعض سلف (حسن بصریؒ) کا قول ہے کہ انہ میں ضمیر کا مرجع قرآن ہے۔ یعنی قرآن کریم ہی سے قیامت کے آنے کا علم حاصل ہوتا ہے۔ لیکن مفسر کبیر علامہ ابن کثیرؒ نے اسے غلط قرار دیا ہے۔

حضرت عیسیٰ کا نزول قرآن مجید کے آیات کے علاوہ احادیث مبارکہ میں بھی کثرت سے ذکر ہوا ہے۔ یہاں اُن میں سے چند احادیث بطور استدلال پیش کی جاتی ہیں۔

چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔ "کہ جب تک عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل نہ ہوں گے اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوں گی"۔

قال لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ[4]

"اس وقت تک قیامت قائم نہ ہو گی جب تک عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل نہ ہوں"۔

اسی طرح صحیح بخاری شریف میں نزول عیسیٰ کے متعلق حدیث مذکور ہے۔

عن رسول اللہ ﷺ قال: لاتقوم الساعة حتیٰ ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطاً۔[5]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک مریم کے بیٹے تمہارے درمیان حاکم عادل بن کر نازل نہ ہوں گے"۔

اسی طرح بخاری شریف میں نزول کے متعلق ایک دوسری حدیث وارد ہے۔

قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم[6]

"ابو ھریرۃؓ نے کہا حضور ﷺ نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب مریم کے بیٹے (عیسیٰؑ) تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تمہاری قوم میں سے ہو گا"۔

حضرت عیسیٰؑ کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی بھی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ، فَقَالَ: «مَا تَذَاكَرُونَ؟» قَالُوا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ: " إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ – فَذَكَرَ – الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَأَجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ[7]

"حذیفہ بن اسید غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بر آمد ہوئے ہم پر اور ہم باتیں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم کیا باتیں کرتے ہو، ہم نے کہا ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، قیامت نہیں قائم ہو گی جب تک دس نشانیاں اس سے پہلے نہیں دیکھ لو گے۔ پھر ذکر کیا دھوئیں کا اور دجال کا اور زمین کے جانور کا اور آفتاب کے نکلنے کا پچھم سے، اور حضرت عیسیٰؑ کے اترنے کا اور یاجوج وماجوج کے نکلنے کا اور تین جگہ خسف یعنی زمین کا دھنسنا ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں، تیسرا جزیرہ عرب میں اور ان سب

نشانیوں کے بعد ایک آگ پیدا ہو گی جو لوگوں کو یمن سے نکالے گی اور ہانکتی ہوئی محشر کی طرف لے جائے گی (یعنی شام کی زمین کی طرف)"۔

مقام نزول

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ملک شام کے بڑے شہر دمشق میں اتریں گے جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے۔

فینزل عند المنارۃالبیضاءشرقدمشق۔[8]

"یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی سفید منارے کے پاس اتریں گے"۔

وقت نزول

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت کا بھی احادیث میں مذکور ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

وینزل عیسیٰ ابن مریم علیہاالسلامعندصلوۃالفجر۔[9]

"اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام صبح کے نماز وقت نازل ہوں گے"۔

اسی طرح دوسری حدیث میں آیا ہے۔

فیصبح فیہمعیسیٰابنمریمعلیہ السلام۔[10]

"حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام صبح کے وقت ان میں (نازل) ہوں گے"۔

حلیہ مبارک

احادیث مبارکہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک بھی مذکور ہے۔

کان راسہیقطرُ۔[11]

"گویا کہ اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں"۔

ابو ھریرۃؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں آیا ہے اور وہ یہ کہ اترنے والے ہیں۔ پس جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا وہ ایک میانہ قد آدمی ہیں۔ رنگ مائل سرخی و سپیدی ہے۔ دوزرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے۔ انکے سر کے بال ایسے ہوں گے گویا ان میں سے پانی ٹپکنے والا ہے۔ حالانکہ وہ بھیگے ہوئے نہ ہوں گے۔

دجال کا قتل

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ دجال کو مروائے گا۔ جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے۔

عدُ واللھذاب کما یذوب الملح فی المآء[12]

"اللہ کا دشمن پانی میں نمک کے پگھلنے کی طرح پگھلے گا"۔

اسی طرح حدیث میں آیا ہے۔

یقتل ابن مریم الدجال بباب لد[13]

"حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام بابِ لد کے پاس دجال کو قتل کریں گے"۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد چالیس سال تک دنیا میں رہیں گے۔ دوران قیامِ دنیا وہ ایک عادل حکمران رہے گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے۔ اور جزیہ کو ختم کر دیں گے اور مال کی اتنی بہتات ہو گی کہ کوئی بھی اس کو قبول نہیں کرے گا۔ جیسے کہ حدیث میں مذکور ہے؛

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ المَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ[14]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قریب ہے کہ ابنِ مریم علیہ السلام تمہارے درمیان حاکم اور عادل بن کر تمہارے درمیان نازل ہوں گے، صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کو ختم کریں گے اور مال کی اتنی کثرت ہو گی کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا"۔

آپ علیہ السلام چالیس سال تک دنیا میں رہنے کے بعد فوت ہو جائیں گے اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے۔

فیمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفیٰ فیصلی علیہ المسلمون۔[15]

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک دنیا میں رہے گے پھر وفات ہو جائے گے اور مسلمان اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے"۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے چالیس سالہ دور حکومت میں شادی کریں گے اور آپ کی اولاد ہو گی۔ اور آپؑ کے دورِ حکومت میں خیر وبرکت اور عدل کا یہ حال ہو گا کہ بکری اور شیر ایک گھاٹ پر پانی پئیں گے اور گناہ و شرارت کے عناصر دب کر رہ جائیں گے۔[16]

بائبل کے روشنی میں نزول عیسیٰ علیہ السلام:

بائبل کی رو سے جب مسیح قتل و تصلیب کے بعد قبر میں دفن کیے گئے اور تین دن کے بعد اس نے قبر سے اُٹھ کر لوگوں کے ساتھ باتیں کیں۔ پھر آسمان کی طرف چڑھ گئے اور خدا کی داہنی طرف بیٹھ کر خدا کے ساتھ بادشاہت کرنے لگے۔ اسی طرح وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور اس کے راہ دیکھنے والوں کو دکھائی دیں گے جیسا کہ عہد نامہ جدید میں مذکور ہے۔

"اور جس طرح آدمیوں کے لیے ایک بار مرنا اور اس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے اسی طرح مسیح بھی ایک بار بہت لوگوں کے گناہ اُٹھانے کے لیے قربان ہو کر دوسری بار بغیر گناہ کے نجات کے لیے ان کو دکھائی دے گا جو اُس کی راہ دیکھتے ہیں"۔[17]

مذکورہ بالا آیت میں دوسری بار بغیر گناہ کے نجات کے لیے ان کے راہ دیکھنے والوں کو دیکھائی دینا نزولِ مسیح پر دلالت کرتا ہے۔

عہد نامہ جدید کے "اعمال" میں بھی یسوع کا اس دنیا میں آنا صراحتاً مذکور ہے۔

"یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہے اسی طرح پھر آئے گا جس طرح تم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے"۔[18]

انجیل متی بھی ابن آدم کی آمد کے عنوان سے اس کا قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آنے کا تذکرہ کرتی ہے جو نزولِ مسیح پر دلالت کرتی ہے جیسا کہ مذکور ہے۔

"اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ اور آسمان اس وقت ابنِ آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا۔ اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی۔ اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز

کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ اس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اس کنارے تک جمع کریں گے "۔[19]

پولس رسول نے تھسلنیکیوں کے نام اپنے خط میں یسوع کا مضبوط فرشتوں کے ساتھ دہکتی ہوئی آگ میں آسمان سے اس کے ظہور کا ذکر کرتا ہے اور اس کو نہ ماننے والے سے بدلہ لے گا اور ابدی ہلاکت کا سزاوار ہو گا۔ جیسا کہ مذکور ہے۔

"جب خداوند یسوع اپنے قوی فرشتوں کے ساتھ بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہو گا اور جو خدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے خداوند یسوع کی خوشخبری کو نہیں مانتے اُن سے بدلہ لے گا وہ خداوند کے چہرہ اور اُس کی قدرت کے جلال سے دور ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے "۔[20]

یوحنا عارف کے مکاشفہ کی رو سے مسیحؑ قربِ قیامت میں آئے گا اور ہزار سالہ بادشاہی کرے گا۔[21] اس لحاظ سے مکاشفہ کی رو سے حضرت مسیحؑ نزول کے بعد ہزار سال بادشاہت کرینگے۔ جبکہ اسلامی تعلیمات کی رو سے چالیس سال گزارینگے۔

تقابلی جائزہ اور نتائج:

قرآن اور بائبل دونوں حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ دنیا میں آمد کے قائل ہیں۔ البتہ بائبل کے مطابق یہ آمد تیسری دفعہ کی آمد ہو گی؛ اس لئے کہ دوسری باری وہ اپنے مصلوب ہونے کے تیسرے دن زندہ ہو گئے تھے اور گلیل پہاڑ پر اپنے شاگردوں کے ساتھ ملاقات اور ان کو نصیحت کے بعد آسمان پر چلے گئے تھے اور خداوند کی داہنی طرف نشست اختیار کی تھی۔

قرآنِ پاک اور احادیث نبویہ کے مطابق حضرت عیسیٰؑ قیامت کے قریب زمانہ میں اس وقت ملکِ شام کے شہر دمشق میں فجر کے وقت اترینگے جب دجال نے زمین پر فساد برپا کیا ہو گا۔ آپ چالیس سال تک دنیا میں رہیں گے، دجال کو قتل کرینگے، صلیب کو توڑیں گے، آپ کی کوششوں سے دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گا، مال کی بہتات ہو گی، زمین اپنے خزانوں کی منہ ابن آدم کے لئے کھول دے گی۔ اور پھر چالیس سال بعد آپ وفات پا جائینگے۔ قرآنِ پاک کی ایک آیت میں یہ بھی آیا ہے کہ تمام اہلِ کتاب حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ آمد کے بعد آپ کے وفات پا جانے سے پہلے آپ پر ایمان لائیں گے۔

بائبل میں بھی حضرت عیسیٰؑ کی دنیا میں سہ بارہ آمد کا تذکرہ پایا جاتا ہے۔ البتہ آپ کی اس آمد کے بارے میں بائبل وہ تفصیلات فراہم نہیں کرتی جو اسلام کے دینیاتی مصادر نے فراہم کئے ہیں۔ عہد نامہ جدید کی انجیل متی کے علاوہ، اعمالِ رسل، عبرانیوں اور پولس کے خطوط میں اس کا تذکرہ آیا ہے۔ پولس کے ایک خط میں یہ بات آئی ہے کہ یسوع بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہو گا۔

حوالہ جات

[1]۔ القرآن الکریم، النساء: 159۔

[2]۔ تفسیر ابن کثیر اردو، ج 1، ص 706۔708۔

[3]۔ القرآن الکریم، الزخرف، 61۔

[4]۔ ابن مندہ، الایمان، ذکر وجوب الایمان، نزول عیسی ابن مریم علیہ السلام، ص 512۔

[5]۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الظالم، باب کسر الصلیب حدیث نمبر 1556۔

[6]۔ صحیح بخاری، کتاب الاحادیث الانبیاء، باب 49، ج 4، ص 168، حدیث نمبر 3449۔

[7]۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب فی الایات الساعۃ، ج 4، ص 2225، حدیث نمبر 2901 ۔

[8]۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، بَابُ ذِکْرِ الدَّجَّالِ وَصِفَتِهِ وَمَامَعَهُ، ج 4، ص 2250 ، حدیث /2937 الترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، ابواب الفتن، باب فتنۃ الدجال، ج 2، حدیث نمبر 121۔

[9]۔ المستدرک علی الصحیحین، کتاب الفتن والملاحم، باب احادیث ابی عوانۃ، ج 4، ص 524، حدیث نمبر 8473۔

[10]۔ مسند احمد، کتاب الکسوف، ج 1، ص 478، حدیث 1230۔

[11]۔ المستدرک علی الصحیحین، کتاب تواریخ المتقدمین من الانبیاء والمرسلین، باب ذکر نبی اللہ وروحہ صلوات اللہ وسلامہ علیہما، ج 2، ص 651، حدیث نمبر 4163۔

[12]۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب فی فتح قسطنطینۃ وخروج الدجال ونزول عیسیٰ، ج 4، ص 2221 ، حدیث نمبر 2897۔

[13] صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال وصفتہ ومامعہ، ج 4، ص 2250، حدیث نمبر 2937۔

[14]۔ صحیح البخاری، دار طوق النجاۃ، 1422ھ، کتاب البیوع، باب قتل الخنزیر، ج 3، ص 82، حدیث نمبر 2222

[15]۔ السجستانی، ابوداؤد، سلیمان بن الاشعث، المکتبۃ العصریہ، بیروت، سن اشاعت نامعلوم، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال، ج 4، ص 117، حدیث نمبر 4324۔

[16]۔ قصص القرآن، ج 4، ص 396۔

17۔ کتاب مقدس، عبرانیوں، 9: 27۔28۔

18۔ کتاب مقدس، اعمال، 1: 11۔

19۔ کتاب مقدس، متی، 24: 29۔31۔

20۔ کتاب مقدس، 2۔ تھسلنیکیوں، 1: 7۔9۔

[21]۔ کتاب مقدس، مکاشفہ، 20:4-6۔